سالانہ ۸ مع محصول ڈاک پیشگی ہے ۔ ششماہی مع محصول پیشگی ایک روپیہ ۱۲ آنے

جلد ۶ — بمبئی دوشنبہ ۹ جمادی الآخر ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۱ع — نمبر ۲۶

مقدمتہ الجیش

خالی توجہ سے کیا ہوتا ہے

سنا گیا ہے کہ آجکل حضور نظام کی اخبارات کیطرف توجہ زیادہ ہے۔ اور منشاء یہ ہے کہ حکام ریاست کی نسبت جو کچھ اخبارات میں چھپتا ہے اس پر غور فرماکر خفیہ تحقیقات کرائیں اور بصورت تصدیق اس افسر کی تنبیہ کردیا کریں۔ یہ تو صحیح ہے کہ اس سے اخبارات معتقد ہونگے اور کسیقدر رعایا خوش ہوجائیگی لیکن ہمارے نزدیک تو یہ محض کلی خرچ کرنیوالا مضمون ہے جب وہاں کے اخبارات کو آزادی ہی نہیں تو وہ بیچارے لکھینگے کیا خاک۔ اور افسرونکی اصلاح تو خیر جیسی ہوگی ویسی ہوگی۔ وہاں کا حال تو یہ ہے کہ اگر کوئی اخبار کسی اعلی افسر کی شکایت کرے تو کسی نہ کسی بہانے سے اس پر ڈانٹ ڈپٹ اور تنبیہ بلکہ بعض اوقات دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں کہ اس بیچارے کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہوجاتے ہیں حضور نظام اگر واقعی اصلاح ریاست کی اصلاح چاہتے ہیں تو پہلے اخبارات کو صرف...

ناحق کی واویلا ہے

قانون انتقال اراضی جو گورنمنٹ پنجاب نے بلا رضامندی دیسی ممبران پاس کرڈالا۔ اوسکی نسبت اہل پنجاب نے ایک بہت بڑا جلسہ کیا اور یہ ٹھہرایا کہ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا جاوے۔ اور انکی التجا یہ ہے کہ اس قانون کے پاس کرنے میں بڑی جلدی کیگئی جبکہ مسٹر رمنی پٹیال کا مضمون ہوگیا۔ افسوس نہ اچھی طرح بحث کیگئی نہ ہر پہلو جانچ پڑتال کیگئی۔ وہ بیچارے ابتدا ہی سے اسکے متعلق التجا کیگئی ہے کہ بہتر تو یہی ہے کہ اس قانون کو جڑ پیڑ سے ہی اڑا دیں تاکہ غریب کاشتکار پھلیں پھولیں اور ہم غیر تمھیں سو بسر کرسکیں اور اگر حضور پرنور یہ منظور نہیں کرتے تو خیر اتنی ہی عنایت کریں کہ کم از کم دو ماہ کیلئے اس قانون کو ملتوی کردیں اور یہی جابجا کہ کل ممالک کے نام یہ روانی احکام بھیجے جاویں کہ ہم سادہ اس قانون میں تفاوت کیا ہے اور فائدہ کیا ہے ہمارے نزدیک مسٹر فائدہ ہی فائدہ ہے جن کی ترغیب کثرت اہل و عیال سے خرچ بڑھ جاتا ہے وہ چند ہی سال بعد مفلس ہوجاتے ہیں...

دانہ گھاس مفت کا نہیں ہے

کئی ہزار بوئر جو ہماری بہادر فوج نے اسیر کئے ہیں ہندوستان میں بھیجے گئے ہیں ہماری عالیحوصلہ گورنمنٹ انکی معقول خبرگیری کرتی ہے۔ راتب دو وقت کیسا ہو وقت دیتی ہے۔ غرض انکو اچھی طرح کھلا پلا کے مسٹنڈا کررہی ہے۔ ہم یہ افسوس کرتے ہیں کہ اسقدر بوئر جو قیدی ہوگئے اس ہماری بہادر فوج کا نام تو خوب ہوگیا مگر یہ بڑی خرابی ہے کہ وہ کام کے نہ کاج کے ڈھائی سیر اناج کے بمصداق مفت میں وہ ہماری گورنمنٹ کو نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔ انھوں نے تو یہ سمجھ لیا کہ جیسے چالیس پچاس برس سے اپنے ملک میں تو محنت مزدوری کرکے پیٹ پالنا پڑتا تھا اور یہاں تو خدا دے کھانے کو تو بلا سے کمانا کہاں کے مصداق ٹھہرے ہیں۔ خوب پھولی پھولی گرم گرم چپاتیاں اور موٹے بکرے تو دیے جاتے ہیں لیکن اب انکو نانی یاد آئیگی کیونکہ گورنمنٹ نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ ان سے ایسا کام لیا جاوے جو کھایا پیا سب نکل دیں چنانچہ صلاح ٹھہری ہے کہ انکی فوج بنائی جائے اور چین یا سرحد پر انسے کام لیا جاوے۔ واقعی یہ تو خوب ہے سرحدی وحشیوں سے انکو مقابلہ...

مقابلہ کرنے مین کیا شک ہے

اسمین تو ذرا بھی شک نہین کہ ہماری بہادر فوج نے ڈچون کی گوشمالی مین ذرا بھی کسر نہین رکھی۔ بچون کو بھی مارے بہی۔ جلا وطن بھی کئے۔ اسپتالین بہر دین قید خانے بہر دئے۔ بارود گولے بہی ہزارون من چھینا۔ توپین۔ بندوقین بھی چھینین۔ گھوڑے بھی ہتھیائے ٹٹو بھی ہتھیائے۔ غرض ہر طرح اونکا ناک مین دم کر دیا۔ اور ایک کر دیا کہ دم ہلا ہلا کے وہ کیا ہاری بہادر فوج برسون مزے لیگی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جنگل جنگل مارے مارے پہرتے ہین۔ نہ ٹہور نہ ٹہکانا۔ وہی مثل ہو رہی ہے۔ سب سے بہلا کمہار کا گدہا۔ آگے ناتھ نہ پیچھے پگہا۔ مگر واہ رے ڈچو! تمہاری جتی کو آفرین۔ تمہاری دودھ پلائی کو شاباش۔ مردانگی کا حق تم نے خوب ادا کیا۔ ہماری فوجین جو واقعی بہادر ہون گے وہ یہی ملین خوب مزے لیتے ہون گے۔ اور کہتے ہون گے کہ ڈچون سے مقابلہ ہوا۔ تم نے جان سو ہاتھ مر ہو کر آن کو قایم رکھا۔ تمہاری بیبائی اور بیمثالی پہ گو کہ یہ مثل صادق آتی ہے کہ کتے کی دم ۱۲ برس نلکی مین دبائی لیکن پہر نکالی تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔ ملکوں گھونسون سے بہی سمجھایا۔ اور ڈنڈے سو نوشن کو بہی مگر تمہاری ہٹ مین ذرا بھی فرق نہ آیا۔ ڈچون کی نسبت غالباً اب تک ہزار دن کو یہی کشش و پیچ ہو گا کہ یہ از قسم انسان ہین یا از قسم حیوان۔ جو کسی سا سے مقابلہ کر رہے ہین۔ الہ بیرالیسی فوج کا جو خاص ولایتی ہو۔ یارو! یہ بہوت پودوت تو کچہ بھی نہین مین نروانی۔ مگر انہین کے جبکا خاندانی جوہر ہے۔ جان جانے پر آن نکلے۔ مقابلہ کیلئے تو اب انہین کچہ بھی نہین دہرا ہے۔ لیکن بڑے شان پتنگون کی طرح میدان مین اچھل کود کر رہے ہین۔ یہ ان کی شامت اعمال ہے جو کبھی کبھی ہماری [illegible]

کیون مرون کو مارا

بے خان مان ڈچ آپ ہی اپنی جان سے مر رہے ہین بغیر مقابلہ کے ہی بہاڑون کی ٹھوکرین کہاتے کہاتے اُنکا بہرکس نکلا جاتا ہے۔ ایسے پر ہاتھ اوٹھا کے کیون ہتھیار لی۔ لیکن ڈچ کمبخت ناعاقبت اندیشی کے دریا مین ایسے ڈوبے ہوئے ہین کہ کچہ سمجھتے ہی نہین ہفتہ مین ایک آدہ کیس ایسا کر بیٹھتے ہین کہ یہان کے ہزار طاعونی کیسون سے بھی بڑھکر ہوتا ہے۔ گزشتہ ہفتہ مین ظالمون نے ایسا بڑھکر ہاتھ مارا کہ ہمارے لارڈ کچنر بشر طا زندگی ہزارون ہفتون تک ہاتھ ملینگے لارڈ کچنر بہادر جس اس واقعہ کی اطلاع دیتے ہین کہ گرانیڈیر گارڈز کا ایک پترول ڈی آر کے مغرب مین اسلئے ٹہل لگا رہا تہا کہ کہین ڈچون کا چہوٹا سو ٹا گروہ نظر آجائے تو ذرا ہاتھ صاف کر لین۔ نا معقول ڈچون نے جو انکو اپنی ہی تاک مین پہرتے دیکھا تو خود اسی پترول کو چارون طرف سے آگھیرا۔ ہماری فوج نے مقابلہ تو بڑی سختی کے ساتھ کیا مگر وہ پکڑ ہی لے گئے۔

لارڈ کچنر بہادر نے اتنے فقرے کی کیون تکلیف فرمائی کہ مقابلہ تو بڑی سختی کے ساتھ کیا۔ یہ تو ہر شخص خود ہی سمجہ سکتا تھا۔ کیونکہ انگریزی فوج سے یہ تو کبھی ہو ہی نہین سکتا کہ اپنے دشمن کو دیکھکے کانپ جائے لرز جائے۔ تہر تہرا اوٹھے۔ گھبرا اٹہے۔ وہ آفت کی پرکالہ ہے۔ شجاعت اسکی گھٹی مین پڑی ہوئی ہے۔ وہ تو مقابلہ کرنے پر کرے۔ بیشک انہون نے مقابلہ کیا ہو گا۔ اور خوب دل لگا کے کیا ہو گا۔ مردانگی کے جوہر دکھائے ہون گے شجاعت کے سکے مخالفون کے دلون پر بٹہائے ہونگے وہ تو خرابی یہ ہو گئی۔ کہ اُن بے رحم ظالمون نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا۔ اگر ایک رخ بھی کھلا ہوا ہوتا۔ تو واللہ باللہ۔ وہ تو سیدھی ظفر پہنچتے۔ اور سب کے سب سلامت پہونچتی۔

ایک ہاتھ اور مار دیا

معلوم ہوتا ہے کہ اب پہر ڈچون کا پارہ تیز ہو گیا۔ معلوم نہین اون ظالمون کو شہہ کہان سے پہونچتی ہے۔ دو چار ہفتے اونمین برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا تحت الثریٰ مین سے فوج اونکی مدد کیلئے نکل آتی ہے۔ غالباً کچہ ایسا ہی حساب ہو گا جبھی تو یہ بات ہے کہ جبھی تو وہ ایسے نر مرد اور سست تہے۔ ہین اگر کچہ دم ہی نہین۔ چراغ سحری کی سی حالت ہو رہی ہے کہ اب بجہا اب بجہا۔ مگر پہر دیکھو تو یکایک اونمین ایسی جان آجاتی ہے کہ ہماری فوج بھی ششدر رہجاتی ہے۔ گزشتہ ہفتہ مین کسی نے اونکی سپر جنگ ایسی ڈہا دی کہ وہ کاغذ کے پٹہ باز کیطرح میدان مین لیسے اچھلنے لگے کہ ہماری فوج دریائے حیرت مین غرق ہو گئی۔ یہی وجہ ہوئی کہ وہ مقابلہ مین کامیاب ہو گئی۔ ہماری فوج پر شکست کرہی ہو گی کہ ہی ڈچ ہین کہ ہماری خوشبو سے جنکا دم نکلتا تہا۔ جو جان کے خوف سے کونون کونون چھپتے پہرتے تہے یا اور کوئی فوج کہین سے آ گئی ہے۔ اگر ہماری فوج لڑی بھی۔ تو اسی دھن مین لڑی کہ یہ وہ کمبخت فوج غالب آ گئی۔ کمبخت ڈچون نے واقعی اس ہفتہ مین تو ایسا ستم کیا کہ اونکا نرن بچہ کو مٹھی مین بلوا دیا جائے تو کچہ بیجا نہین۔ ماؤنٹیڈ انفنٹری کی تین کمپنیان معہ تین توپون کے میجر گف کی ماتحتی مین یوٹریکٹ کے اطراف گشت لگا رہی تہین۔ سلامتی سے بڑے بڑے منہ والی تین توپین بھی اونکے پاس تہین۔ ہماری بہادر فوجین گشت لگاتی پہر رہی تہین کہ یکایک بلائی ناگہانی کیطرح ایک جنرل بوتھا آ پڑا۔ اسکی ماتحتی مین ایک ہزار فوج تہی۔ اسکا تو کہنا ہی کیا کہ ہماری فوج کیسا ایسا لڑی کہ سب ڈچون کو بھاگ جانا چاہئے تھا مگر وہ اونکی بجائی کو اڑ نے رہے۔ غرض جب ہماری بہادر فوج لڑتے

میجر گف تو بھاگ آئے

یو ٹریخٹ کے جنوب مین جو ڈچون سے مقابلہ ہوا
اوسمین تو ظالم ڈچون نے بڑا ستم کیا۔ ہماری بہادر
فوج کے پاس تین توپین تھین وہ تینون توپین چھین
لین۔ کپتان ملر سے۔ لفٹنٹ بلورٹ کو عدم آباد
بھیجدیا اور اونکی اردلی مین ۱۴ سپاہی مین وارد
کردیے۔ ۵ افسر اور ۲۵ سپاہیون کو زخمی کر ڈالا
اور ۵ افسر اور ۵۰ سپاہی جھولے مین ڈال
لے گئے۔ میجر گف بہادر جن کی ماتحتی مین کل فوج
تھی۔ ظالمون نے اونکی وقعت و عظمت کا بھی کچھ
خیال نہ کیا۔ اون کو بھی سپاہیون کے ساتھ گرفتار
مین پھانس لیا۔ مگر ہمارے بہادر میجر ایسے کب تھے
جو اونکے ہاتھ مین پھنسے رہجاتے۔ یہ سپاہیانہ
داؤن گھات سے خوب واقف تھے۔ اونکو انہون
نے باندھکے تو رکھا نہین تھا۔ یہ سمجھ کے چھوڑ
رکھا تھا کہ بڑا افسر ہے۔ اور بہادر ہے۔ یہ ایسی
بیوفائی کب کریگا کہ اپنے ماتحتون کو دام بلا مین پھنسا
ہوا چھوڑے۔ اور آپ فرار ہوجائے۔ علاوہ ازین
بھاگنا تو بہادر کیلئے ہر طرح عیب ہے۔ خواہ میدان مین
سے ہو۔ خواہ دشمن کے گھر مین سے۔ اور بہادر
شخص اس الزام کو کبھی اپنے سر نہین لے سکتا۔ اس سے
مرجانا قبول کرسکتا ہے مگر اپنے کو بھگوڑا مشہور
کرانا منظور نہین کرسکتا۔ غرض بنابرین ڈچون نے
اونکے لیے معمولی نگرانی کافی سمجھی ہوگی۔ میجر صاحب
بہادر لڑنے مرنے اور پھنس جانے پر جان بچا کے
بھاگ گئے۔ غرض سب گنون مین پورے تھے۔ رات
کیوقت موقعہ پا کے بھاگے۔ اور ایسا فنا بھاگے
کہ شاید ڈچون کو اوس کے قدم کے نشان بھی نہ ملے
ہونگے۔ واہ رے بہادر تیرے داؤن گھات کے قربان۔ لارڈ
کچنر کو چاہیے کہ جس کسی میجر صاحب بھاگ مین وہ ترکیب
سب فوج کو سکھا دین

خاکی وردی نے دہوکہ دیا

ڈچون نے آجکل تو پہلی سی گرماگرمی دکھا دی میدان
مین جو وہ بالکل سست ہوگئے۔ شاید دم لے رہے
ہون گے۔ یا کہین سے کمک آنیوالی ہوگی اوس کا
انتظار کر رہے ہون گے۔ ہماری بہادر فوج ایکمرتبہ
سے انکی خبر لے رہی تھی۔ اور لارڈ کچنر لگاتار یہی تار
ٹھونک رہے تھے کہ آج ہم نے دشمنون کی سامان رسد
کی دس گاڑیان چھین لین۔ آج ہم نے ۵۰۰ گھوڑے
پکڑ لیے۔ آج ہم نے تین سو ٹٹو پکڑ لیے۔ آج ہم نے
۱۰۰ فوج گرفتار کرلے۔ آج ۵۰۰ ڈچون نے ہماری
اطاعت قبول کرلی۔ غرض جب دیکھتے تھے ہم یہی
دیکھتے تھے کہ ہر طرح ہماری ہی فوج غالب ہے اور
دل ہی دل مین خوب خوش ہوتے تھے۔ مگر سمجھ مین
نہین آتا کہ یکایک یہ کیا ستم ہوگیا جو ڈچون نے
انتہا شورش برپا کردی۔ اور وہی پہلی مستعدی
سے ساتھ ہاتھ مارنے لگے۔ گو کہ اونمین اتنی ہمت
تو نہین کہ باقاعدہ ہماری بہادر فوج کا مقابلہ کرتے
جب ہاتھ مارا ایسی فوج پر مارا جو یا تو محض تفریح کیلئے
گشت لگاتی پھرتی ہو۔ یا دشمنون کی ٹوہ مین ہو۔
اور وہ بھی ایسی ٹکڑی پر آپہنچے جسکی تعداد مین کم
دیکھا۔ اگر سچ پوچھو تو یہی کیا کم ہے۔ وہ فوج کہ جنگی
حالت ہر طرح شکستہ ہو رہی ہے۔ اور جن کے پاس
لڑنے کے لیے گولہ بارود بھی نہین رہا۔ وہ اسطرح
بیباک ہوکے حملے کرنے لگے۔ اور غضب تو یہ ہوکہ اب
قزاقون کیطرح اڑنے لگے۔ ایک مقام پر تھوڑے سے ڈچون نے
ہماری بہادر فوج کو گھیر لیا۔ انگریزی فوج زیادہ ہونے
سے وہ انکا مقابلہ تو نہ کرسکے مگر اونکے نرغہ مین سے صاف نکل گئے
اور ایک دوسرے مقام پر ڈچون نے لانسر رجمنٹ پر حملہ کردیا
کمبخت خاکی وردی پہنے ہوئے تھے۔ ہماری فوج نے سمجھا کہ یہ بھی ہماری
ہی فوج ہے اس دھوکہ مین انگریزی فوج کا بہت نقصان ہوا مگر آخر انکو بھگا دیا

انگریزی راج مین انگریزونکی بیحرمتی

انگریزی اخبارون کو شاباش ہے کہ جو اونکے دل مین آتا ہے
بے دھڑک شائع کردیتے ہین اور کوئی نہین پوچھتا۔ دیسی
اخبار اگر اتنا ہی جھوٹ لکھدے کہ فلان شہر مین جنگ
فساد زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ پولیس کا انتظام خراب ہے
تین چار سال کی قید کے لیے تو بس اتنا ہی مسالہ کافی
ہے۔ اور کہان کہ پایونیر صاحب نے یہ لکھدیا کہ پنجاب
مین انگریزون کی مٹی بڑی خراب ہو رہی ہے گورنمنٹ کی
رعب رعایا پر خاک نہین۔ پولیس کا انتظام سراسر
نامعقول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز بہادرون کے
لیے صورت امن عنقا ہے۔ دیسی لوگ انگریزون
کی ہتک اور بیعزتی کرتے رہتے ہین۔ بیرونجات مین
بالکل بے امنی ہے۔

دوسرا اخبار انگلشمین نامی اپنے نامہ نگار کے حوالہ
سے لکھتا ہے کہ پورنیہ مین امن و انتظام کا نام ہی
ندارد ہے۔ تمام ضلع مین طوفان بے تمیزی کا زور
ہے۔ فرنگیون کی آبرو خاک مین مل رہی ہے۔ بلکہ
اونکی زندگی بھی بڑے خطرے مین بسر ہو رہی ہے۔
سمجھ مین نہین آتا کہ انگریزی اخبار اپنے نامہ نگارون
کی ایسی خبرون پر یقین کیسے کرلیتے ہین۔ ان خبرون
سے تو سراسر یہ پایا جاتا ہے کہ ان شہرون کی تمام
رعایا گورنمنٹ انگلشیہ جیسی زبردست سلطنت سے فرار
ہوگئی ہے اور ہر طرح مقابلہ کا بھی بندوبست کر رہی
ایسی خبرونکو سنکر بیوقوف شخص یہی کہیگا
ان خیالات و محالات ست و جنون۔ دیسی رعایا اور
انگریزونکی بیحرمتی کرے۔ لاحول ولا قوۃ۔ ...
را با عالم پاک۔ کالے آدمی کی یہ مجال تو ہے ہی
گھسیا سو گھسیا انگریز کو بھی نگاہ بھر کے دیکھ سکے
امرت پورنیہ یہ دونون تو ایسے مقام ہین کہ جہانپر
بھی رہتے ہین انکی نسبت کسی دیسی کا ایسا خیال ...

لکیر کے فقیر مجسٹریٹ

بعض مجسٹریٹ بھی عجب سیدھے سادھے ہوتے ہین کہ وہ قانون کے اینچ پینچ سے ذرا بھی غرض نہین رکھتے۔ جیساکہ سُنّی مسلمان قرآن و حدیث کے سیدھے سیدھے معنے اور ظاہری مطالب پر عمل کرنیمین مطلب رکھتے ہین۔ مکار بحیرون کیطرح دن سے رات اور رات سے دن مراد نہین لیتے۔ اسیطرح پنجاب کے ایک مجسٹریٹ صاحب بھی ہین جو قانون کی خالص عبارت سے مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہین چنانچہ حال کا ذکر ہے کہ ایک مستغیث نے لاٹھی مارنے کا استغاثہ پیش کیا۔ مجسٹریٹ صاحب نے نہایت سنجیدگی اور ایمانداری سے کام لیکر منشی سے دریافت فرمایا "کیا تعزیرات ہند مین کوئی دفعہ لاٹھی مارنے کی بھی ہے" منشی صاحب نے عرض کی "اس کے لئے کوئی خاص دفعہ تو نہین ہے لیکن ضرب شدید یا ضرب خفیف کا ذکر البتہ لکھا ہوا ہے" اسپر آپنے ترنم سے فرمایا "بہایا گھر لوٹ جا۔ قانون وچ ڈانگ مارنے دا کوئی ذکر نہین یعنے بھائی گھر جاؤ۔ قانون مین لاٹھی مارنیکا کوئی ذکر نہین۔ ماشاءاللہ مجسٹریٹ صاحب کے بھی کیا کہنے ہین جب تعزیرات ہند مین اس قسم کی تشریحات کا ذکر نہین تو یار دوستونکو لٹھ گھمانا تو اب آسان اور کلیانی کا ذریعہ ہو گیا کہ بلا خوف و خطر سرپر لٹھ جمایا دو چار کا سر پھوڑ دے۔ خون کی ندیان بہادے اور جب قانونی اڑنگے مین آجاؤ تو فوراً یہی فیصلہ پیش کردے حقیقت مین بیچ کہ سرکار ذی اقتدار کی مجسٹریٹون کیلئے بالتخصیص شدید نگرانی کا ایسا سلسلہ قایم کر رہا ہے کہ صبح سو شام تک کرسی توڑنے سے غرض۔ قانون کی واقفیت کی بلا حاجل کرتی ہو۔ محض کرسی نشینی کو وہ اپنی عزت کا ذریعہ سمجھتے ہین۔ پھر کیون سرکاری قوانین کا خون نہ

یہ اپنی فکر مین ہے تو وہ اپنی فکر مین

زار روس آخر فرانس مین جا ہی پہنچے۔ اچھی آؤ بھگت کا کیا پوچھنا۔ فرانس مین مدتون سے ٹھنی ہوئی تھی کہ کسیطرح زار روس ایکدفعہ یہان آجائین تو انگریزونکی مخالفت خوب اونکے کان مین پھونکدیجائے۔ غرض روس کے آنیکی اسوقت فرانس کی ہر گلی کوچہ مین خوشی منائی جارہی ہے۔ پریسیڈنٹ فرانس اور زار روس کی خوب گھل ملکر مسکوٹ ہو رہی ہے۔ غیر سلطنتین اس میل جول پر بڑی گہری نگاہین ڈال رہی ہین۔ اکثر مدبرون کا یہ خیال ہے اور واقعی ہے بھی ٹھیک کہ فرانس انگریزون کو مصر سے نکالنے کی فکر مین لگا ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ ایسا گھی ہین جو سیدھی اونگلیون نکل گئے۔ اسلئے اوسنے روس سے قارورہ ملایا ہے تاکہ اسکی مدد سے انگریزونکو مصر سے نکال باہر کرے۔ انکو نکل چکنے کے بعد گو کہ وہ بھی خود قبضہ نہین کر سکتا۔ کیونکہ اسکا اصل وارث تو ادرہی شیر غران ہے۔ لیکن بلا سے اونکے کلیجہ مین ٹھنڈک پڑجائیگی۔ وہ تو انگریزون سے یون جل رہا ہے کہ کسی مصری آدمی کو ٹرپ کئے جاتے ہین۔ انگریزونکی نسبت اونکا رشک اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ نہ خدا تو دو نہین دون والا حساب ہو رہا ہے۔ عجب نہین جو روس کے چلے جانیکے بعد ہی وہ مصر خالی کر دینے کی تحریک کر دی۔ غرض سو آنکے اور تو کوئی معاملہ ایسا نہین معلوم ہوتا کہ جسکی خاطر فرانس اپنا لاکھون روپیہ برباد کر ڈالے۔ اور روس جیسے گھاگ اور گرگ باران دیدہ کے پھندے مین ہمیشہ کے لئے پھنس جائے۔ پریسیڈنٹ فرانس روس کو اپنی کل فوجون کا معائنہ کرا رہا ہے۔ اور پریوٹ صحبتون کا لطف اوٹھا رہا ہے۔ یہ تو خدا کو معلوم ہے کہ اونمین باتین کیا ہوتی ہین۔ مگر غیر ممالک کے مدبرون کا قرینہ یہی کہتا ہے کہ فرانس نے جو روس کو دعوت دی یہ خالی از علت نہین۔ ہو نہو انگریزون کے مقابلہ کے مشورہ رہا ہو کیونکہ انکو ہر

جنگ کی دُھن لگی ہوئی ہے

بس یہی باتین ہوتی ہون گی۔ غرض فرانس تو اس فکر مین ہے کہ روس کسیطرح کمک دینے کا سچا وعدہ کرے اور روس خان اس فکر مین ہین کہ کسی طرح فرانس سے روپیہ اینٹھ لون۔ یون نقدا نہ شکرانہ تو وہ کیا دیگا۔ روس کا ارادہ ہے کہ بطور قرضہ معقول رقم مانگ لے۔ پھر کون دیتا ہے کون لیتا ہے جسا ہندوستان در دل والا معاملہ ہو جائیگا۔ روس کی چال تو دیکھو کہ اوسنے فرانس کے ابھارنیکے لئے اوسکی فوجون کی ایسی تعریف کردی کہ وہ یہی جامہ سے باہر ہی ہو گیا ہوگا۔ بالخصوص بحری قوت کی حد سے زیادہ تعریف کی کیونکہ ہماری سرکار بہادر سے جو جنگ ہوگی تو وہ دو چھینٹون کی ہوگی۔ اسیواسطے روس نے یہی چھینٹا دیا کہ تمہاری بحری فوج دیکھکے مین بہت خوش ہوا۔ عاقبت پربڑی جنگ آور اور مستعد معلوم ہوتی ہے۔

سلطنت عثمانیہ کے بارہ مین بھی غالباً اوسنے مشورہ لیا ہو مگر روس ایسا بیوقوف نہین معلوم ہوتا جو فرانس کو ترکی کے مقابلہ مین اوبھارے کیونکہ وہ یہی سمجھتا ہے کہ یہ بھاری پتھر ہے۔ علاوہ ازین ترکون کے مقابلہ مین اگر روس کو مدد دینی پڑیگی تو اوسکا بنایا بنایا جال سب اُدھڑ جائیگا۔ اوسکی فوجکی بہت بڑی قوت تو ادھر صرف ہو جائیگی۔ ہندوستان کی ہوا وہ کون سی فوج کیساتھ کھائیگا۔ اسلئے ہمکو یقین ہے کہ اگر اوسنے فرانس کو ابھارا ہوگا تو ہماری بہادر گورنمنٹ ہی کے مقابلہ کیلئے ابھارا ہوگا۔ اسمین ہر طور سے اسکا فایدہ ہے۔ کیونکہ بصورت فتح بھی انگلستان کی کچھ تو قوت گھٹیگی۔ عجب نہین جو فرانس کے مغلوب ہو جانے کے بعد خود بدولت ہی نرخوہ ناک کے کھڑے ہو جائین۔ ہماری رائے مین تو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر فرانس کبھی گورنمنٹ انگلستان سے جنگ کیلئے ٹھنکے تو وہ اسکے گھر ہی پر ہم مجبور اوسکے ایسا وقت ضایع نہین کرتے اپنے حامی کو ملانے کرنے ہم ہوسکے

ہان وہ نتنے نہیں جنھیں تیر تشی تابادے

لارڈ کچنر بہادر نے خاص قابی جوش سے کام لیکر ڈچون کا دم خشک کرنے کے لیے ایک اعلان شایع کیا تھا کہ یہ جو بچے یا تو دم دبا کر سیدھے ہو جاؤ۔ اگر ہاتھ دولت کرہاش آگیا تو تمہارے سارے ملک کا طبقہ الٹ دیا جائیگا۔ زمین کے قلابے آسمان سے ملا دیئے جائینگے۔ تمہارا ٹھکانا زمین لگے گا نہ آسمان بین۔ ہم سطرح رائی سے کانی کر دینے کو جاؤ گے کہ موجودہ اور آیندہ زمانہ یہ بھی دیکھیگا کہ دنیا میں تمنے جنم بھی لیا تھا یا نہیں۔ چونکہ ہماری ذات میں بلکہ کل ہماری قوم میں انسانی ہمدردی و شجاعت کوٹ کوٹکر بھری ہے اسلیے ہماری شجاعت اب اور زور کرنے والی ہے۔ بلکہ ابالی تو آو ہمین آگیا ہے۔ اسلیے ہمکو خیال ہوا کہ تم کو ایکبار اور جتا دیا جائے اور تم کو مناسب موقعہ دیا جائے کہ تم گورنمنٹ برطانیہ پر صدق دل سے ایمان لے آؤ۔ اور سچے دل سے ہمیشہ اسکا کلمہ پڑھتے رہو۔ اور دل کی (تہ دل) سے اسے اپنا سرپرست سمجھتے رہو تاکہ تم بھلو پھولو اسلئے چین چان امن امان سے زندگی بسر کرتے رہو۔ غرض نامعقول ڈچو پر لارڈ کچنر نے بہت کچھ رحم فرمایا۔ لیکن وہ ایسی کچی گولیاں نہیں کھیلے جو ایسی فنٹ ہٹ سے گھبرائیں خطی ہو جائیں۔ انہوں نے اسکے جواب میں ڈنکے کی چوٹ کہدیا کہ ہان وہ نتنے نہیں جنھیں تیر تشی تا مارے بلکہ بجائے نرم ہونے اور نیش سے نکلے بیٹھنے کے ان ناہنجاروں نے اور بھی طوفان بےتمیزی مچانا شروع کر دیا۔ پہلے اگر ون انتین گھگنے لیے دو گھانٹے ہوتے تو اب جا بجا سرگھان ڈالنے لگے۔ فیض جو بھی ہم جیسا کر اور مار رہا ہیں۔ انھون نے اپنے دلمیں خوب سمجھ لیا کہ یہ محض گیدڑ بھبکیاں ہیں انکو ہم کب خاطر میں لاتے ہیں اصل تو یہ ہے

بادل جو گرجتے ہین وہ برسا نہین کرتے

دو سال سے انگریزی فوجون کے دل بادل ہیبر چھائے ہین سیکڑون کھیتین آچکین۔ بڑی بڑی افسروانت کھلکھا کے گئے۔ اور آتے ہی ہیچ بر جیز گرد رکان نمک کے لت نمک شدہ کے مصداق ہو گئے غرض ان بیچاون نے لپنے بیہودہ خیالات سے یہ تجربہ کیا کہ پہلے ہی انگریزی فوجون نے ہمارا کبار لیا۔ جواب کچھ کرنگی۔ اسلیے انھون نے لارڈ کچنر کے اعلان کو اس کان سنا اور اُس کان اڑا دیا۔ انگریزی اخبارات نے بھی چند روز تو اس اعلان کے نتیجہ کا انتظار کیا کہ دیکھیے کیا پردۂ غیب سے میدان ظہور میں آتا ہے اور ہماری بہادر فوجین کیسے صفائی کے ہاتھ دکھاتی ہین اور کس کس طرح بہ تہذیب ڈچون کی گردنین ناپتی ہین۔ مگر جب دیکھا کہ وہان تو وہی ڈہاک کے تین پات ہین۔ ڈچون کی شرارت مرمزدگی میں ذرا بھی فرق نہین آیا بلکہ پہلے سے بھی سٹیم تیز ہو گئی۔ تو پھر انگریزی اخبارات نے لارڈ کچنر کو ۔۔۔ بنانا شروع کیا۔ اور لکھا کہ پرانے خرانٹ اور تجربہ کار ہو کر یہ کیا غضب کیا کہ شریر لنکس ڈچون کی دبی ہوئی آتش شرارت کو اور بھڑکا دیا۔ اس اعلان کی ضرورت ہی کیا تھی۔ یوہین چپکے چپکے اپنا کام کیے جاتے۔ یہ اختیار تھا کہ کبھی ہی تیز کر دیتے کبھی گھٹا دیتے۔ غرض جب موقعہ ہوتا ویسی ہی قوت صرف کرتے۔ اس اعلان سے تو صاف اپنی کمزوری ٹپکتی ہے۔ لارڈ کچنر بہادر نے انسانی ہمدردی اور ذاتی شجاعت سے کام لیکر ڈچو پر رحم فرمانا چاہا انھون نے سکو کا ذری کی جون جون۔ اتفاق کی وجہ سے ہچہر کی بعض بعض سمجھا اس سے لارڈ کچنر کے اعلان ہی کی تحقیر نہین ہوا بلکہ تمام ۔۔۔ فوج کی بھی ہو گئی۔

ہمسے کہان چھپیگی وہ ایسی کہانیان ہین

سرکار بہادر نے جنگ ٹرانسوال کی نسبت جو پالیسی اختیار کی ہے اور ہمارا فرض جسکا رعب و دب جسطرح لوگون کے دلپر بٹھایا جاتا ہے اسکی نسبت ہم تو کچھ نہین کہہ سکتے۔ ہماری کیا مجال ہے جو اسکی نسبت زبان ہلانا تو درکنار۔ کان بھی ہلا سکین۔ جو کچھ حضرت روز نے فرما دیا۔ دیسی اخبار ہین نے جو منت ہو اسکا فرمایا جاتا ہے سمجھکر آمنا صدقنا کہدیا۔ اسکے سوا وہ بیچارے ہی کیا سکتے اور کہان سے کہہ سکتے ہین نہ کوئی ذریعہ نہ کوئی زور۔ مگر ہان انگریزی اخبارات اپنی قومی قوت کے بل پر جو چاہین ڈنکے کی چوٹ کہسکتے ہین اور کہنا ہی نہین بلکہ ثابت بھی کر سکتے ہین کسی نے سچ کہا ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے۔ ڈیلی میل جو لنڈن کا مشہور روزانہ اخبار ہے نہایت زور اور مستعد ہے۔ جنگ ٹرانسوال کی جب ڈھیلا کر نزدیک ہوا بگڑنے لگی تو جتنا جنگی آفس نے یہ انتظام کر دیا کہ پوری پوری خبرین ہی لوگون کو نہ پہنچائی جائین۔ یہ تو گلی بند ہی بات ہوئی گرتے ہین شہسوار ہی میدان جنگ مین۔ مگر جاہل ان باتون کو کیا سمجھین۔ اور نہین ذرا بھی کوئی خبر انگریزی شکست کی لگی اور ادھر یا تو دل شکستہ ہو گئے یا انہون نے کچھ کچھ ماشکو ہر لنے شروع کر دینے کسی بیوقوف نے کہا کہ انگریزی فوج کا خون سفید ہو گیا کسی نا سمجھنے کہا یہ توپ گولہ سست ہو گیا۔ غرض جسکے منہ مین آیا کہا اسلیے جنگی آفس نے احتیاط کی کہ عوام کو ایسی خبرین ہی کیون پہنچاؤ جسپر وہ حاشیے چڑھائین اور بدگمانی کر کر عام مجمع مین بدولی پھیلائین اسپر ڈیلی میل بگڑ گیا اور لکھا کر بس یہی مردانگی ہے جنگ کی اصلی واقعات دبا دیا کرتے جاتے ہین اسکے بعد ہمنے ایسا پرائیوٹ کچھ ایسا انتظام کیا کہ جنگ ٹرانسوال کا کچا چٹھا ہمکو پہنچنے لگا اور یہ دھوکہ

معرکہ آرائی

پوٹے منافق اور پکے حرامزادے

ڈیر پنچ۔ تسلیم۔ جب آپکو ایسے لوگون سے ملنے کا اتفاق ہو کہ آپ کے سامنے آکر گر مسکین بن جائین اور از رہ خوشامد کہین کہ حضرت آپ تو بڑے بیک قابل ان پرواز جادو طراز محقق مدقق دانشور فلاسفر سفرز قابل قدر لائق تعظیم واجب التکریم بزرگ بلکہ قبلہ و کعبہ ہین اور جب او ہٹ جائین اور انکے پوٹ سے اوجہل ہون اور اخوان الشیاطین سے جرگے مین بیٹھین تو آپ پر پھبتیان کہین گالیان دین طنز و تشنیع سے پیش آئین اخبارون مین ہجو آمیز گمنام مضامین لکھ جو ڈ سمجہ جائے کہ ایسے لوگ پورے منافق اور پکے حرامزادے ہین۔

ایک تجربہ کار راست گفتار

مریض قوم پر رحمت خدا کی

مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی

یا اللہ ایسا ہو کوئی بد نصیب ہو جیسی یہ قوم ہے۔ کمبخت کسی طرح سے ترقی کرتی ہی نہین۔ بلکہ اسکی تو بعینہ وہ حالت ہے جیسی کسی ہجران نصیب کی ہو کہ اس بد نصیب کا کیسا ہی علاج کیون نکیا جاوے۔ مگر وہ حضرت اور گرگٹ کیطرح رنگ بدلتے ہی چلے جاتے ہین اور جو کچھ سوکھ کر ہڈ ہوتے جاتے ہین۔ کو یا کسیطرح سے اچھے ہونے ہی نہین واہ واہ بہت خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کا

کسیکی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

اب آپ ہی ذرا انصاف کرین کہ ہمارے منیجر صاحب جو قومی ترقی کی فکر مین فنا ہوئے جاتے ہین۔ دن دن مثل چہوارے کے سوکھتے جاتے ہین مگر قوم کو ترقی ذرا کبہو کبہی ہی نہ ہوا۔ ابن زبیر کے نامی جناب منیجر بلکہ جو اسکول سے سارٹیفکٹ پا چکے ہین ان کی تو وہ ذلیل حالت ہے کہ معاذ اللہ۔ کوئی تھیٹر کا کیرچ ہے تو کوئی ٹکٹ چیک کرنے والا۔ غرض اسی طرح سے این خانہ تمام آفتاب است کا کوئی اسکول مصداق ہے۔

ہائے ہمکو بھی اس بات کو دیکھ دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے منیجر صاحب کی تمام کوششین بالکل بے سود اور بے فائدہ جاتی ہین حالانکہ مدرسہ مین وہ وہ قواعد عجیب و غریب ہین کہ بہلا کسی انگریزی کالج مین ہونا کیا معنی اوسکے منیجر کے باپ کو بھی کبھی خواب مین بھی نظر آئی ہوگی مگر پھر بھی کمبخت اسکول ترقی نہین کرتا۔ اور مزا یہ کہ ہزارون رزولشن روز پاس ہوتے ہین مگر اسکول کی وہی رفتار بیڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے۔

ابھی دو ایک روز ہوئے جو ایک میٹنگ مدرسہ مین ہوئی تھی یعنی بعد صبح سے نو بجے تھے کہ جناب منیجر صاحب تشریف لائے ایک ہاتھ مین اچکن کا دامن تھا ریش مبارک کے دس پانچ بال منہ مین دبے ہوئے غرض جناب بڑے رعب جلال سے رونق فرما ہوئے۔ کچھ عرصہ تک حال مین سنسان رہا بعد اوسکے کارروائی شروع ہوئی اور ہر ایک ٹیچر سے دریافت کیا گیا کہ آپ کیا مدرسہ کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے ہین؟ آپ کیا سعی کرتے ہیں؟ آپ کیا فکر کرتے ہین؟ ٹیچر اس کا جواب تو جیسے ہو سکا اوس نے دے ہی دیا۔ بعد اسکے ہر ایک مدرس کے ایک ایک خدمت سپرد کی گئی۔ ہان۔ اور اور مدرسین کو تو جو خدمتین عطا ہوئین وہ تو کچھ اس قابل نہین جو پبلک مین پیش کی جاوین مگر ایک لائق ٹیچر صاحب کو واقعی بہت عمدہ کام سپرد ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اسکول کے پاخانہ صاف کروایا کرین اور کہاس جو دروازون پر زیادہ بڑہ جایا کرے تو اوسکو ہی چہیل کر صفا چٹ کر دیا کرین۔

کیون ہمارے ناظرین دیکھا آپ نے کہ اعلی خدمت لالہ جی کو ملی ہے! اجی مبارک مبارک کہو اب تو پانچون انگلیان گھی مین اور سر کڑہائی مین ہین۔ اور کیا چاہئے وہ چمار تو ہو گئے۔ لالہ جی تو جی۔ علم قسم ہم کو تو اس خبر کے سننے سے بہت ہی بڑی مسرت ہوئی اور غالباً آپ بھی بہت خوش ہوئے ہونگے کیونکہ آپکو ذکر ل سندہ اس سے بہت محبت ہے۔ لالہ جی اب تو بغلین بجاؤ۔ پیٹ بہلاؤ کیونکہ اب تو خوب استنجا لوٹا کریگا۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ یک و ندے کہ مدرسہ کے تمام اختیارات دے رکھے ہین اب وہ اس بات کے مالک ہین جو چاہے سو کرین یا نہ۔ قسم پر منیجر کی اس بات سے ہم کو اب یقین ہوا کہ وہ بیان ہی نہین ہو سکتا کیونکہ اب نااہل کے ہاتھ مین انتظام کی باگ ہے وہ خوب ہی طرح مدرسہ کو چلاتا رہیگا تو بس خدا حافظ ہے غرض آجکل اسکول کی تو یہ حالت ہو رہی ہے سے

وزیرے چنین شہریارے چنان

جہان چون نگیرد قرارے چنان

بہلا کہین ایسے بھی اسکول ترقی کرتے ہین جہان ماسٹر لوگ بھی ایسی قابلیت کے ہین جو شاید کیمبرج یونیورسٹی مین بھی نہ ہون گے۔ ایک ماسٹر صاحب کا ذکر ہے کہ انہون نے چار بار مڈل کا امتحان دیا مگر اوسمین سے بے بہرہ گئے۔

اب مہتمم صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ میں آپکے نادان دوستوں میں نہیں جو تعلیمی کیا بیا کر آپکے سکول کی تعریف کروں - اور نہ آپ میرے لڑکوں کو انعام دیتے ہیں اور نہ اونکو رعایتی ترقی دیتے ہیں - پھر بھلا کیوں آپکے سکول کی لگی پٹی کہوں -

الراقـــم
مناسب فکر کیجیے فکر گر منظور ہے صاحب
رزولیشنس سے اب یہ دل دربار ہوتا ہے
بقـــلم
میں ہوں تمہارا دانا دشمن

نیا طرز نیا ٹھاٹھ

(از نتائج افکار خاکسار عشرت اُسمانی)

عیش و نشاط طبیعت ہوگئی بالکل اُچاٹ
زندگی عشق بتان میں ہوگئی ہے بارہ باٹ
خنجر قاتل کے منہ کو لگ گئی ہے خون کی چاٹ
اب تو بیشک دیکھنا ہوگا ہمیں جی کا گھاٹ
ہوگئے ہیں خواب اب تو مسند و قالین ٹھاٹ
ہے غنیمت بوریے کی جا اگر مل جائے کھاٹ
وحشت بے انتہا کا کس طرح اندازہ ہو
ایسے دنیا میں نہیں ملتے ترازو اور باٹ
جب کبھی بازار کیجانب گذر ہو جاتی ہے
بھاگ جاتے ہیں مہاجن چھوڑ کر سب اپنی ہاٹ
آپ گھبرائیں نہیں - میں بے تکی کہتا نہیں
دل میں کیا سمجھے ہوئے ہو کچھ ہی بتاتی ہوں چاٹ
عشق کی اقلیم میں ادنیٰ و اعلیٰ ایک ہیں
شیر اور بکری جہاں پیتے ہیں پانی ایک گھاٹ
کیا عجب بیکون کے باعث پائیں عاصی بھی نجات
ڈھونڈے دنیا میں نہیں ہے پا نہیں لب کو کاٹ
یوں تو دنیا میں نہیں ہوگا کوئی مسیا عشقیل
پر کریں کیا اپنو چکر دے رہی ہے یہ لُلاٹ
یہ تو ممکن ہی نہیں مداح ہوں اغیار کا
کچھ بھی ہو جاؤ بلا سے پر نہیں ہوں ڈوم بھاٹ
پاس جاتا ہوں اگر اٹھکے تو کہتے ہیں گو آن
اور جو کہتا ہوں پھر اُٹھ بیٹھو کہتے ہیں کہ ناٹ
سچ بتاؤ آج کیوں تصویر سے خاموش ہو
بندہ پرور کچھ تو بولو کیا لگی ہو منہ کو ڈاٹ
گر مری رنگین بیانی و یکجہتی منظور ہے
شیشہ سے لاکے یہ کھد و تاکر دکھلاؤں کیا کاٹ
میری گھبرا اٹھیگا اب تو نام بھی لیتے نہیں
پھر گئے ہیں کان اعدا نے پڑھی جو ایسی پاٹ
چھوڑ دے عشق بتان عشرت جپا کر رام نام
مُکت ہو جائیگی تیری گر کریگا اسکا پاٹ

خوش قسمتی سے مرنا اچھا

یکم ستمبر ۱۹۰۶ء کو بسبیل سیر و شکار میں جارہا تھا۔ قصبہ ضلع رائے بریلی میں ایک ریاست کا نام ہے وہاں شام ہوئی۔ تعلقدار صاحب کے مکان پر ٹھہر گیا۔ تعلقدار صاحب جنکا نام ٹھاکر فتح بہادر خان صاحب تھا۔ اور عمر نوّے سال تھی۔ قضاکار ہیضہ ہوئی۔ یعنے دوسری ستمبر ۶ بجے دن کو تعلقدار صاحب موصوف کا جام زندگی لبریز ہوگیا میں نے بھی فسخ سفر کیا۔ دس بجے لاش غسلخانہ کو بغرض تجہیز و تکفین روانہ ہوئی۔ پھر تو کچھ اور ہی سین پیش نظر تھا۔ سو سو اور دو دو سو کے غول اعزا و فقرا۔ اور مساکین و نیز ٹھاکر صاحب مرحوم کی رعایا کی ہر طرف سے آمد ہو رہی تھی بارہ بجے اس مجمع کو باستفسار تذکرہ حال کہتا گیا اعزا اور رؤسا کی نشست مہر خاموشی لگی ہوئی ایک جانب تھے۔ غربا و فقرا و مساکین ایکجانب شور و غل واویلا بایں مضمون کرتے ہوئے کہ ہائے افسوس - ہم کو جاڑوں میں کمبل کون دیگا اور کوئی کہتا تھا کہ ہم بیکسوں کو کھانا کون دیگا بہرحال ہر شخص منہ سے مضمون ڈھال رہا تھا رعایا و ملازم سر بہ سکوت حلقہ بند دروازہ غسلخانہ پر کھڑے ہوئے تھے - دو بجے لاش ٹھاکر صاحب کی پلنگ نقرئی پر جسپر دو ڈھائی ہزار کا دوشالہ کشمیری پڑا ہوا بڑے تکلف سے برآمد ہوئی - مجھے یہ فقرہ کسی وقت نہیں بھولتا - جب وہ بہت بڑی جماعت رعایا و ملازمین کی نہایت مایوسی کے ساتھ سر بہ تسلیم آخری خم ہوگئی - اور بزبان حال یہ کہا کہ ٹھاکر صاحب یہ ہمارا آخری سلام ہو آپ پر - اس کلمہ سے غیروں کا دل خون ہوکر چشم پرنم سے ٹپکنے لگا - جب لاش روانہ ہوئی تو ادھر ہی کچھ دیکھتا ہوں آدمیوں کا دور تک سڑک پر ہجوم اس کثرت سے تھا کہ کوئی تل رکھنے کا مقام کو چھوڑ نہیں سکتا تھا - مقبرہ دو میل کے فاصلے پر تھا - اور برابر یہی کیفیت دیکھی - قریب تین بجے کے لاش دفن ہوئی - سب نے مل کر اونھیں خیر کے لئے رخصت کیا - اب وہ ایسے بےخبر سوئے ہیں کہ بجز صور قیامت کے نہیں چونک سکتے -

ہائے افسوس! یہ وہی تعلقدار ہیں کہ زمین پر بیٹھنے کو بُرا سمجھتے تھے - ہائے وہی آج خاک کے پیوند ہوگئے - مشیت ایزدی میں کیا چارہ ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) اتنا کہکر اینجانب نے اپنا بوریہ بدھنا لیکر گھر کو چلتے بنے

راقـــم
سید غلام مصطفیٰ
ساکن موہن پور ضلع بارہ بنکی

کچھ تو پتا بتادو اولامکان والے

کس طرح سے نہ بتلایا
صبح کا وقت ہے نسیم سحر پھولوں کے ساتھ

آنکھیں کسقدر بھرتی ہے اور جو کلی اپنے وقت آخر کو خیال کرکے ایک سکوت کے عالم میں چپ ہے مگر نسیم سحر نے اوس کو بھی گدگدا کر ہنسانا شروع کر ہی دیا مگر وہ اوری نسیم سحر کسیکو بنیر ہنسائے نہ چھوڑا اور شبنم بیچاری ان کا یہ حال دیکھ دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہے اور اون کی تہوڑی زندگی پر بہت افسوس کر رہی ہے اور تاروں نے بھی تمام رات آنکھوں میں کاٹ کر اسوقت آفتاب کی آمد کی خبر سنکر ایک دوسرے سے رخصتی اشارہ کرکے رخصت ہوتے ہیں جب بدر کامل کا کوئی ہوا خواہ باقی نہ رہا تو وہ بھی مجبوری سے ایک طرف کو چپکے سے راہی ہو گئے مرغان سحر نے بھی نئی نئی گیت قدرت کی ثنا میں جو خاص اسیوقت کے لئے ہیں بڑی خوش الحانی کے ساتھ گا رہے ہیں اور زاہد شب زندہ دار نے بھی ساری رات خدا کی عبادتوں کا شکر اوسوقت آنکھوں میں نیند بھرے ہوئے خدا کی عبادت میں مشغول ہیں اور ہر مسجد سے آواز اللہ اکبر آرہی ہے اور بتخانوں میں آواز ناقوس کی گونج رہی ہے ہوا کی سرد جھونکے اور بہینی بہینی خوشبو سے یہ مقام گلزار بنا ہوا تھا اگر کوئی عاشق یا معشوق کی ترچھی نظر کا گہایل ہوتا تو ہر درد دل تھام لیتا عاشق کیا اگر کوئی زندہ دل دیکھ لیتا زندہ دل کیا اگر کوئی مردہ دل بھی دیکھ لیتا تو عشق عشق کر جاتا مگر غم زدہ رسیدہ بیحواس اور منتشر پڑے تھے سبزہ کا مخملی فرش نئی قسم کی بہار دکھا رہا تھا جس وقت کا میں ذکر کرتا ہوں اوسوقت تو یہ حال تھا مگر کچھ دیر کے بعد جو دیکھا تو اور ہی سماں پیش نظر تھا افسوس کہ جو پھول ابھی اچھی طرح سے بہار بھی نہیں دکھلانے پائے تھے آفتاب کی تیز کرنوں اور اوسکی گرمی کی خبر سنکر [illegible] کی قیامت کے سین سے تھا جب آفتاب نے پورب سے سر نکالا ہے

عروس شب کی پہلو سے آرام کرکے اب باہر تشریف لائے ہیں اسوقت قطرات شبنم جو برگ گل پر شب بہر بہت آرام سے سوئے ہیں آفتاب کی تیز کرنوں سے خبردار ہوکر ہر ایک گل سے بڑی مایوسی کے ساتھ رخصت ہو رہے ہیں اس وقت گویا زبان حال سے یہ کہ رہے ہیں ~

جائے عبرت سرائے فانی ہے
مورد مرگ نوجوانی ہے

آفتاب کی کرنوں کا تو ابھی طفولیت کا عالم ہے ان بیچاروں پر بڑی زور آزمائیاں کر رہے ہیں اسوقت کرنیں ان بیچاروں کی جان کی پیاسی ہیں اور ایک دریا اسی سبزہ زار کی درمیان میں کسیکی زلف کسطرح بل کہاتا ہوا بہ رہا ہے یہاں اور ہی سماں پیش نظر ہے آفتاب کی کرنوں نے اندر پانی کے مطلع انور غبار کہا تھا دریا کا پانی بڑی مرجر میں رواں تھا ہوا کے جھونکے کسی بدنصیب عاشق کسطرح پانے سے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کرنے کو پڑتی تھی مگر پانی بھی بڑے ناز معشوقانہ کے ساتھ حباب کی نقاب منہ پر ڈال لیتا ہے جو درخت بھی پانی کے کنارے لگے ہوئے دل کو خوش اور تازہ کر رہے تھے ان سے باغبان قدرت کی صنعت کا نمونہ ظاہر تھا غرض میں ایک ایسے راستہ پر گیا کہ جس جگہ ایک شخص بڑی بیکسی سے سر نیچا کئے ہوئے بیٹھا ہے اور اوس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اس طرح جاری ہیں کہ اسے

میری پیاری میری خبر تجھکو کیونکر ہو سکتی ہے اگر تو میرا حال دل سننا چاہے تو اسطرح سناؤں ~

نغمہ نہیں وہ میں فریاد میں شیریں نہیں نالہ میں
سناؤں جو دل طاقت اگر ہو سننے والا میں

~ کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

بس اسی قدر کہا اور ایک آہ بڑے زور سے کھینچی اور ایک طرف کو چلتا ہوا۔

ہاشم

سید غلام مصطفےٰ ساکن موہکپور ضلع بارہ بنکی۔

عروج ہندی اور زوال اُردو

لڑکوں کی جوقت زبان ٹوٹتی ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے فقرہ بولتے ہیں۔ اُن کی باتیں اس قسم کی نہیں ہوتی ہیں کہ جو باہم ربط کہاویں۔ علاوہ ازیں اگر کسی گانوں میں جاکر دیکھا جاوے۔ تو اون کی بولیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جنکا سمجھ میں آنا بھی مشکل ہے۔ علاوہ بریں ہر ملک اور ملت کی باتیں جداگانہ ہیں۔ ہر ایک شخص اپنے ملک کی زبان سے محبت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اوسکو دوسری زبان کے سمجھنے میں دقت معلوم ہوتی ہے دیکھو کہ وہی آسمان ہے جس کو لوگ افلاک گردوں۔ اسکائی سمجھتے ہیں اسیطرح زمین کو پرتھوی۔ ارض۔ لینڈ بھی کہتے ہیں تو اب ہم یہ نہیں کہ سکتے ہیں کہ کون زبان فصیح اور کون غیر فصیح ہے۔ غرض کوئی زبان زمانہ ابتدائی کے لحاظ سے ایک دوسرے پر ترجیح نہیں لے سکتی ہے مگر ہاں جس ملک میں ہمیشہ امن و امان رہا ہو جہاں بزم عیش ہمیشہ گرم رہی ہو۔ اس بات کے مستحکم اور مضبوط ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اور اوسکا ترجیح دینا بھی روا ہے زمانہ قدیم میں ہمارے ملک کی اصلی زبان سنسکرت تھی اُس کے شکست ہونے پر دوسری زبان قائم ہوئی اور اوسکا نام اُردو مشہور ہوا۔ ہم کہ سکتے ہیں کہ زبان سنسکرت اور عربی اور یونانی جملہ زبانوں کی جڑ ہیں۔ مگر اس میں بھی ایسے ایسے جھگڑے واقع ہوئے کہ وہ ایک بھی اپنے اصلی رنگ پر قائم نہ رہی کچھ نہ کچھ بگاڑ ہوگیا ہر ایک زبان میں ہوا زبان

سنسکرت کے بعد ہمارے ملک کی زبان اردو اور خاندان سلاطین مغلیہ سے اس کی رونق شروع ہوئی جسنے آج اپنی خوشبو سے قریب قریب تمام ہندوستان کو معطر کر دیا - اور جس کے شایق اور قدردان ہر فرقہ اور ملت کے لوگ ہیں سنا جاتا ہے کہ اب تو شاید ناگری اس پر مسلط ہو جانیوالی ہے بلکہ یہ عام خبر ہے کہ بجائے اردو کے سرکاری دفاتروں میں ناگری کا رواج ہوگا - میں نہیں سمجھتا کہ آخر کیوں کر ہوگا - جب کوئی زبان اپنی اصلی ہیئت پر نہ رہی تو ناگری کا وجود کیونکر قایم رہیگا - اور اردو کا جدا ہونا ہندوستان کے معزز قدردانوں سے کیونکر گوارا کیا جاویگا کیونکہ اس کے شایق کل ممالک میں پائے جاتے ہیں - صرف یہ کہ - تاج کو مکٹ غلہ کو ناج - پانی کو جل - دنیا کو جگت - آسمان کو آکاش - زمین کو پرتھوی - صرف اس غرض سے لکھنا کہ بجائے اردو اور فارسی کے ناگری کا رواج ہو جاوے - میری دانست میں خواہ مخواہ دقت اور الجھاو میں پڑنا ہے مقصود صرف یہی ہے کہ اردو فارسی بالکل ہند سے جاتی رہے سو یہ غیر ممکن ہے - کیونکہ گروہ اس کے حامی و مددگار موجود ہیں - اور علاوہ بریں آجتک ایسا زمانۂ سابق سے کبھی نہیں ہوا - کہ اگر کسی زبان میں اتفاقاً دوسری زبان کے الفاظ آملیں - اور پھر کسی وقت اُن الفاظوں کو چن چن کر وہ زبان اصلی ہیئت پر لائی جاوے ہاں اتنا ضرور لازم ہے کہ جس وقت اردو تحریر لکھیں - عوام الناس کی بول چال پر لحاظ رکھیں - ایسی سلیس عبارت ہو کہ سب آسانی سمجھ لیویں مشکل الفاظوں کا استعمال کرنا عبارت آرائی نہیں کہلاتا - اردو عبارت ایسی ہونی چاہیے کہ ایک ناخواندہ بھی سمجھ جاوے - عبارت کی خوبی وہی ہے جو بامحاورہ صاف - اور سادی ہو - میں اپنے جملہ معزز قدر دانوں کی خدمت میں التجا کرتا ہوں کہ زبان اردو کی نسبت آپ لوگ دل و جان سے کوشش فرماویں ورنہ یہ پیاری زبان ہمارے ہاتھوں سے جاتی رہیگی - جس کا افسوس تا عمر ہماری زبانوں سے فراموش نہ ہوگا کل مسلمانوں کو چاہیے کہ کمر ہمت اس معاملہ میں چست باندھیں خواب غفلت سے بیدار ہوں ذرا چشم بصیرت کو کھولیں زیادہ - زیادہ - عاقلان را اشارہ کافیست -

والسلام

راقم

خیرخواہ - س ج د ع ل ی از فتح پور -

چمن کوچۂ جاناں سے صدا آتی ہے
ناز کرتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے

حضرت پنچ صاحب بہادر - آتی ہے آتی ہے آتی ہے !!! ارے میاں کیا آتی ہے کیا آج کی شب آپ کو بدولت پر کسی معشوق طرحدار کی سواری آتی ہے یا آتے ہوئے شرم آتی ہے کچھ کہو تو سہی آہ !! انجناب علیہ الرحمہ کی ایسی تقدیر کہاں ہے معشوق کی سواری تو کسی نواب صاحب بہادر ہی کے یہاں آتی ہے - مگر صاحب بڑی خوفناک آتی ہے ؎

دل پریشان ہے طبیعت مری گھبراتی ہے
صورتِ یاس ہی آنکھوں کو نظر آتی ہے

لو بھئی لو اب کی دفعہ اتنی دور کی کوڑی لایا ہوں کہ تم بھی دانت نہ نکالو تو بات ہی کیا ہوئی - کیا روسی فوج ہندوستان کیطرف بڑہی آتی ہے جس کے باعث ہماری بہادر گورنمنٹ کو ہنسی پہنسی چلی آتی ہے - ارمان جاؤ بھی ہماری بات بات کا بتا دینا کچھ خالہ جی کا گھر سمجھ لیا ہے - پہر دو پہر تو جان مرداؤ پھر کہیں بتانے کا نام لیتا - قسم لیجیے دولت عالیہ بہادر کی ساڑہے چھ ہزار فاقوں میں یہ معمایاد کیا ہے - دلگی تھوڑی ہے اچھا تو کیا ہے کسی قبیہ سے نالوں کی صدا آتی اجی صاحب یہ بات ہی کچھ اور ہے یہ رنگ ہی نرالا ہے یہ ڈھنگ ہی جدا ہے یہ اڑ بھنگا ہی اور ہے - یہ لذت ہی الگ ہے یہ چٹخارہ ہی علیحدہ ہے - یہ معاملہ ہی دیگر ہے یہ حادثہ ہی عجیب و غریب ہے - یہ سانحہ ہی نیا ہے یہ وقوعہ ہی جدید ہے - بھائی صاحب بابدولت دراقبال ہے ہرچند زور مارا کہ تمہاری اس بات کی حقیقت کو بتا دوں - لیکن کچھ عقل کے اندر نہیں گھستا اگر آپکا جی چاہے تو ارشاد فرماویں - ورنہ یہاں سے اپنے گھر کا رستہ لیجیے - بے فائدہ زاغ کیطرح ٹیں ٹیں لگا رکھی ہے ؎

ہائے کیا مفت مری جان گھلی جاتی ہے

لیجیے سنئے مگر پہلے دو دو ہاتھ ہو جائیں - دیکھئے تو کیسے کیسے داؤں پیچ کرتا ہوں ارمان بتا دو ہی ہو نہیں تو لیتا ہوں بیندہ ہوں سے خبر - اچھا صاحب خفا مت ہو - امر تسر سے انجناب کے ایک سچے دوست اطلاع دیتے ہیں کہ پندرہ سولہ روز سے بٹالہ ضلع گورداسپور میں ایک تنور سے آواز آتی ہے - جس سے وہاں کے باشندہ ڈر گئے ہیں - اس تنور کی نسبت انواع اقسام کی افواہیں اُڑ رہی ہیں چنانچہ کوئی کہتا ہے کہ وہ جگہ دہس جائے گی کوئی کہتا ہے کہ اوس کے نیچے گندک کا معدن ہے خدا جانے اصل میں کیا بات ہے - ابھی تک مفصل کیفیت اوسکی

کے متعلق نہین معلوم ہوئی ۔

یا خدا عرصہ محشر مین تو ستاپردہ بنا
فرد عصیان مری نسبت مین لکہی جاتی ہو

بشیر الدین بشیر از بریلی

جہوٹے اشتہارات کی شکایت

ادویات کے جہوٹے اشتہارات سے لوگ نہایت ہی پریشان ہوگئے اکثر مظلوم درد مندون کے خطوط پر اون کی شکایتون کے ذوقہ عالیہ مین آئے کہ ان کہنڈی چہری سے حلال کرنے والے دا اشتہار بازون اکی آپ خبر لین لیفے خطون کے ساتہ حواکے سے اشتہار بہی آئے مگر ہم نے اسطرفاس طرف اسلئے توجہ نہین کی کہ کیون کسی کی روزی مین کہنڈت ڈالی جائے بجائے اسکے یہ تجویز سوچی کہ وقتاً فوقتاً خود ادویات کا خاطر خواہ تجربہ کیا جائے اور جو دوا تیر بہدف نکلے عوام کو اوس سے نفع پہونچانیکی غرض سے اوسکا اشتہار دیدیا جائے۔

چنانچہ جن دواؤن کی نسبت ہمارا اطمینان پورے طور پر ہوچکا ہے بالفعل ہم اوس کا اشتہار دیدیتے ہین۔

دوا دفع دمہ ۔ یہ ایک قسم کا لعابدار عرق ہے ذائقہ بہی برا نہین مقدار خوراک کم ہے ایک دفعہ کے پینے صرف اتور … انسان کیسا ہی دمہ کے زور شور سے بیدم ہو رہا ہو مگر خدا کے فضل سے پانچ ہی روز مین اوس کے ہوش حواس درست ورنہ دس دن مین اوس موذی مرض کا پتہ بہی نہین ملتا قیمت فی شیشی جو دس دن کے استعمال کیلئے کافی ہوتی ہے (ہے)

گولیان ۔ اسی مرض کے متعلق یہ گولیان ہین اگر مرض ایسا سخت ہو کہ جلدی جلدی اوس کا دورا پڑتا ہو اور بلغم کی خرخراہٹ ہو تو ساتہ ہی اوسکا بہی استعمال کرنا چاہیے ایک گولی روز کہائی جاتی ہے ۔ قیمت فی درجن عہ

سفوف داد ۔ کسی قسم کا ہو تقریباً سات روز مین وہ بالکل جاتا رہتا ہے کسی قسم کی بدبو یا سوزش ۔ فی شیشی ۱۰

مرہم داد ۔ یہ بہی ہر قسم کے داد کے لئے بہت مفید ہے اس مین ذرا بدبو ہے سوزش مطلق نہین ہوتی بلکہ ٹہنڈک پڑجاتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۱۰

سب دواؤنکا محصول خریدار کے ذمہ ہو
فرخ دہلوی اڈیٹر پنچ بہادر

افسوس صد افسوس

(نہایت افسوس سے لکہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ سلیمان صاحب چشتی قدس سرہٗ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۰ء ہفتہ کے روز بوقت صبح رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے مرحوم کی ذات سے ہزارون بندگان خدا کو فیض تہا ۔ مفصل حال آئندہ کسی پرچہ مین تحریر کیا جاوے گا۔)

تصحیح

۹ ستمبر ۱۹۱۰ء کے پنچ بہادر صفحہ ۱ مین بجائے منگلور کے کاتب کی غلطی سے بنگلور لکہا گیا ناظرین اسے منگلور بنالین

اسلامی دنیا

پیرس کے متعدد عربی اخبارات ۔ التودد ۔ المنصف ابونظارہ وغیرہ کے مالک و اڈیٹر شیخ ابو نظارہ مصری معہ فرزند ۱۰ اگست کو قسطنطنیہ پہنچے اور دوسرے دن اس بارہ دری سے جہان سفرا اور معززین بیٹہتے ہین ۔ جلوس سلاملک کو معائنہ کیا ۔ شیخ مذکور مصر کے باشندہ اور یہودی المذہب لیکن مسلمانون کے سچے دوست اور سلطنت عثمانیہ کے مخلص بہی خواہ ہین ۔ اور اکثر اسلامی حکومتون کیطرف سے ان کو اعزازی نشان حاصل ہین۔

یمن کے ساحلی علاقہ لحیہ مین جہان سے تار کا سلسلہ جدہ کیطرف شروع ہوا ہے ۔ پچہلے دنون چند قبائل کے باہمی فساد کا اندیشہ ہوگیا تہا ۔ لیکن مقامی حکام کی بروقت مداخلت سے معاملہ طول نہ پکڑ سکا۔

جلالتماب نے بتاریخ ۱۰ اگست نماز جمعہ کے بعد آسٹریا اور انگلستان کے سفرا کو پرائیوٹ ملاقات کا شرف عطا فرمایا ۔ المؤید کا بیان ہے کہ اگست کے شروع مین انگریزی حکومت نے ٹرکی کے ساتہ باہمی حفاظت و امداد کیلئے جنگی معاہدہ کرنیکی غرض سے سلسلہ جنبانی کی تہی ۔ البدا ازان اس کے متعلق کوئی اور خبر نہین ملی ۔ لیکن قراین سے پایا جاتا ہے کہ یہ روایت بالکل بے بنیاد نہین۔

حقیقہ بحریہ نے بغرض آزمائش و تجربہ انگلستان کے کارخانہ آرمسٹرانگ سے باجازت سلطانی ۶ انچ قطر کی نال کی بڑی توپ دریتیس بہٹنے والی گراد ۰۰۰ پونڈ دا ایک لاکہ ۹ ہزار روپیہ کو خرید کی ہین ۔ بڑی بحری توپ کم سے کم سات آٹہ ماہ مین تیار ہوتی ہے ۔ اسکی نال تہ در تہ بنتی ہے ۔ اور ہر تہ کے درمیان نہایت

جاسوسون کی رپورٹین

گورنمنٹ بنگالہ کی مراسلت دربارہ مسٹر پینل شایع کی گئی جسمین سنگین الزامات کا سلسلہ ظاہر ہے مسٹر پینل ایک دفعہ پہلے معطل ہو چکے ہین سررشتہ فنانس سے بوجہ نالائقی کے موقوف کئے گئے تہے مسٹر پینل سررشتہ جڈیشل واگزکٹو دونون مین ناقابل پائے گئے اور عدم حکمی کا مرض قدیم تہا۔

ہندوستانمین قحطزدون کی تعداد ۲۳۰ لاکھ ۴۲ ہزار باقی ہے۔

ہندوستانمین فوج رائل انجینئر مین بہاری اضافہ ہوگا تجربہ جنگ ٹرانسوال پر۔

نہر جہلم کے افتتاح کا رسم دہامی جلسہ ۳۰ر اکتوبر کو جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر فرمائینگے۔

پنجاب مین سررشتہ آبکاری کے تمام داررون کو اختیارات افسر مالیہ تک عطا کئے گئے ہین۔

قرانٹیر پریس کے مضمون پر بجرم شایع کرنے کسی شخص کے سنا کہ پانسو روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

میسور کے دیوان سر کے شیشادری کی وفات پر عالم غم چہایا ہے۔ تمام دفاتر کاروبار بند ہے۔

شملہ کے مشرق مین تیلا جور کی بلندی پر تحقیقات حالات سماوی کیلئے ابزرویٹری قایم کرینگے۔

ہندوستان مین دیسی افواج کے خطابی نامون کی ضروری اصلاح منظور ہوکر شایع کردی گئی ہے۔

بمبئی کا مشہور سرغنہ ڈاکو مالیہ ولد پالیہ المعروف راجہ بکوشش تمام پرتاب پور د خاندیش مین پکڑا گیا۔

حضور ملکہ قیصرہ کی ہندی یادگار مین جنیوہ سے ۲۳ ہزار کی معقول رقم وصول ہوئی ہے۔

۱۲ وین بلٹن پٹھان ملکے تمام فالتو سپاہی کو پنشن یا رقم بخشش پر علیحدہ کردینا منظور ہوگیا۔

ٹراونکور مین تعلیمی اصلاح کی گئی - ۱۱ برس کی پڑہائی کے بعد امتحان لس ہوگا - ذریعہ تعلیم دیسی زبان قرار پایا۔

کلکتے بہاری بارشون کی خبرآئی کہ بستیان پر برفباری ہوئی - جاڑے بہت جلد آگئے۔

مقدمہ بلوہ گیا مین ۱۹ کو عمر قید ہوئی تہی انہین ۴ برس بچے - ۱۲ کی سزامین تخفیف کی گئی صرف ایک کی سزا بحال ہی۔

دہلی مین ہوس ٹیکس لگایا گیا۔

ہیضہ کا زور بہار مین تیزی پر ہے - مدارس و ممالک شمالمغرب مین بہی ہے۔

ہائیکورٹ الہ آباد مین گورہ فوج کے مسمی ڈرمنڈ کو بجرم قتل لانس کارپل ڈیوائن پہانسی کا حکم ہوا۔

محسود وزیریون نے جنوب دوڑہ گومل مین اور شرارت کی - وادی ژوب سے آتے ہوئے لوگ متصل شیرانی کے لوٹے گئے - یہ رخصت پر پنجاب کو آتے تہے - احمدبخش محرر دفتر پولیٹکل ایجنٹ قتل ہوگیا۔

جوناگڑہ - ۱۰ ستمبر کو ایک عورت کنوئین پر پانی بہر رہی تہی - اتفاقاً پاؤن پہسلا اور کنوئین مین گرکر ڈوب گئی - ۱۵ ستمبر کو بازار خاص مین ایک گدہا اگاڑی مہر کے بہاگا جارہا تہا - سامنے سے لکڑی کی گاڑی بہری جاتی تہی - ادہر گدہے کا سر گاڑی کی لکڑی سے جا کر لگا - مغز پاش پاش ہوگیا - اور وہین مرگیا - (دہونس بہتی خریدہ بہچاری)

سیدون مین جو قیدیون سے رسالہ پلٹن بنانے لگے کہ سرحد پر یا چین مین کام کیا جائے۔

بنگال پنجاب کا جلسہ چاندماری ۱۲ دسمبر سے انکہ سہگاآمینی - والنٹیر دیسی - گورہ سب فوجین ہونگی برٹش گورہ فوج کیلئے ۲۴۳۳۴ روپیہ کے انعامات مین دیسی افواج کے لئے ۵۲۲۴ روپیہ مقرر ہے۔

کارڈ وائٹ کے جدید کارخانہ کی عمارت بن رہی ہے اسپر ۷۰ لاکھ اور ۴۰ ہزار روپیہ لگایا گیا۔

رنگون کے کاغذات امتحان اوڑانیوالے بری ہوگئے سررشتہ کے طور پر سزائین دیگئین مددگار مترجم معہ اور دو کے ڈسمس ہوا - ایک تنزل کیا گیا - اور تین کا نام امیدوارون کی فہرست سے خارج کیا گیا - انہوان ملازم ملازمت پر بحال رہا۔

مدراس مین بہی ایک کمپنی دیسی سرمایہ اور انتظام سے قایم ہوئی ہے - جو سرکنیہ بناکر بہم پہنچائیگی۔

احمدآباد مین دیسی سرمایہ سے ایک کارخانہ کہولا گیا اسمین ولایتی موم بتیان تیار ہوا کرینگی۔

پونا کے پبلک جلسہ مین اُن پانچون ممبرون کا شکریہ کیا گیا جو مسودہ مالیہ پر کونسل سے اٹھ [illegible]

انبالہ مین صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی آفس مین سرکاری روپیہ کا وردو برد پایا گیا - بعض کلارک ملوث ہین تحقیقات ہورہی ہے - اخبار پانیر اس خبر کا ذمہ وار ہے۔

نمائش پیرس مین جن ہندوستانی تاجرون نے چاندی کے منتے تجویز ہوئے اون کو قیمت دیکر [illegible] ملادی تمغے کے لئے ۲۲۰ فرانک نقرئی اور [illegible] ورنہ کاغذی سند اور مسی تمغہ حوالہ کیا جاویگا [illegible]

نواب سر امام بخش خان رئیس اعظم ڈیرہ غازی خان ممبر کونسل آئین پنجاب مقرر کئے گئے۔

کانپور کے مقدمہ لائبل میں شرما فر مین اوڈیٹر جہاں امرت بازار پترکہ کو ایکہزار جرمانہ ہوا۔

لاہور میں شاہ عالمی دروازہ سے رنگ محل تک بازار فراخ کرنیکی تجویز ہے اسپر بہت روپیہ خرچ ہوگا۔

سرحد پشاور پر توم اور کرم کے درمیان خونخوار فساد ہوتا ہے ۔ شیعہ سنی کا جھگڑا ہے۔ آمین اللہ خان میونسپل کمشنر ٹاؤن افسر سنی ہے ۔ شان علیخان افسر شیعہ ہے ۔ بدنامی لازم۔

شیعہ تعداد میں کم ہیں لیکن بہتر مسلح ہیں وہ لڑائی پر کمر بستہ ہیں ۔ خانہ جنگی سنجیدہ ہے۔

گولار کی کان سے طلا سے ماہ اگست میں کل سونا جو برآمد ہوا بیس ہزار اونس سے کچھ اوپر تھا۔

بمبئی سے ایک اور جماعت تعلیمدون کی نوشہرہ نام دخانی جہاز پر سوار جنوبی افریقہ کو بھیجی گئی۔

مہاراجہ صاحب نگلور سے روانہ میسور ہوکر رستے میں آبشار کاوری پر برقی طاقت کا کام دیکھیں گے۔

سرحد قوم وزیری کا محاصرہ اور دو ماہ تک دستور قائم رکھیں گے ۔ ازان بعد دوسری تدبیر سوچیں گے۔

کلکتہ میں ۱۰ رتاریخ کو ایک مکان گرنے سے کل گھرانہ دب مرا ۔ اسقدر پانی تھا کہ بازاروں میں ناؤ چل رہی ہیں۔

بلاری میں ایک شخص نے بجوش اعتقاد ۸ سالہ لڑکے کی مندر میں قربانی چڑھائی۔

عدالت نے اس کو پھانسی کی سزا دی ۔ اپیل ہوگی اس واقعہ کی کیفیت عجیب غریب ہے۔

بانکی پور کے فساد محرم کا اپیل عدالت سشن میں طے پایا ۔ ایک بری اور باقی کی سزاؤں میں تخفیف ہوئی اب اسکا آخری اپیل ہائیکورٹ میں ہوگا۔

سشن جج نے استغاثہ کا بیان صحیح مانا ہے۔

بنگلور میں شدت بارش و طغیانی کا نقصان بے اندازہ پایا گیا ۔ کئی گاؤں تباہ ہوگئے ۔ ہمام پور میں دریا تیس فٹ چڑھ گیا ۔ ریل اور ڈاک میں ہرج ہوا ۔ آمد و رفت میں رخنہ پڑ گیا۔

مقدمہ لائبل تبریز میں اڈیٹر کو ایکہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۔ لیکن پرنٹر بابو آشو توش بری کیا گیا ہے۔

ایک آفریدی جرگہ تیراہ سے کابل گیا ۔ امیر صاحب نے ملاقات نہیں کی ۔ منہہ نہ لگایا۔

لاہور میں پھر گرمی نمایاں ہو رہی ہے۔

خاندیس کے علاقہ پاچورہ میں اول مرتبہ طاعون پھوٹا۔

تجنیج کے سب انسپکٹر پولیس پر کلکتہ میں سرکاری مقدمہ چلایا کہ کاشتکاروں کو سخت زدو کوب کی تھی۔

ہندوستان میں کل ۸ ہزار ۳۰۵ کارخانے کارخانے جاری ہیں ۲۰ لاکھ ۲۰ ہزار آدمی ملازم ہیں۔

حضور نظام کی گورنمنٹ خچروں کی افزائش کیلئے ۲۰ نر گدھے عرب ایران سے بقیمت فی ۵۰۰ روپیہ منگائیگی ۔ یہ گورنمنٹ انڈیا کے فائدے کو سمجھتی ہے جس کو ان جانوروں کی بہت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

پنجاب گزٹ میں نصاب کی کتابیں شائع کی گئیں تمام سکولوں میں لازماً پڑھانا ہوں گی

جو مدرسہ ان سے علاوہ کتاب پڑھائیگا ۔ امتحان سے محروم کیا جاویگا۔

لکھنؤ اور امرتسر کے درمیان پارسلوں سے قیمتی مال چرانیکا سلسلہ ملتت انجام ہوا ۔ اودہ روہیلکھنڈ کا ایک دیسی پکڑا گیا ۔ سازش لمبی پائی گئی ۔ تین پارسلوں سے چاندی چرائی تھی۔

کوک شاستر

مسمّے بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے اور بالخصوص نوجوانان مایوس العیش کی دستگیر و قیام تندرستی کیواسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں ۔ جن کے عوض میں اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کرنے کو دریغ نہ کریں گے چار باب مردوں اور عورتوں سے متعلق ہیں معہ ۲۲ تصاویر فیجلد ایک روپیہ (عہ)

راقم ۔ بابو رام ۔ محلہ قانون گویان ۔ مراد آباد

طاعونی نکار

تاریخ ماہ ستمبر	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۵ ر	۲۹	۳۰	۱۲۹
۱۶ ر	۱۳۹	۳۳	۱۲۲
۱۷ ر	۲۹	۳۱	۱۳۲
۱۸ ر	۴۴	۲۹	۱۲۳
۱۹ ر	۳۷	۳۳	۱۲۷
۲۰ ر	۲۶	[illegible]	۱۴۰

پنچ حمید واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا